جاری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حنان علی عباسی

انہوں نے ممنوعہ بور کے لائسنس کا اجراء کر رکھا ہے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اگر ہم سوسائٹی کو ایک پرامن تبدیلی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں اور معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانا چاہتے ہیں تو یہ بھی اس کے اندر ایک منفی پہلو ہے کہ ہمارے جو opinion maker طبقات ہیں یا جن کے پاس ہماری قسمت کے فیصلے ہیں وہ خود اگر law break کریں گے اور خود اگر معاشرے میں دہشت کے پھیلاؤ کا سبب بنیں گے تو یہ بہت تشویشناک ہو گا تو جناب سپیکر! میرا نقطہ نظر یہ ہے کہ مسائل جو ہیں ان کا حل کبھی بھی گولی میں نہیں چھپا ہوتا مسائل ہمیشہ بولی میں ان کا حل ہوتا ہے اور اگر ان مسائل کا احاطہ گولی کی بجائے بولی میں ہوتا تو آج یہ امن بگڑتا نہیں اور آج اگر آپ دیکھیں کہ یہ چیز رپورٹ ہو چکی ہے کہ طالبان کے ساتھ مذاکرات پر لوگ مجبور ہو چکے ہیں تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ اگر پچاس ہزار لوگوں کو مروا کر آپ نے مذاکرات کرنے تھے تو پہلے دن سے یہ negotiation یہ ڈائیلاگ کیوں نہیں کیے گئے اور یہ پچاس ہزار لوگوں کے قتل کا ذمہ دار کون ہے یہ مائیں کس کے ہاتھ میں اپنا لہو تلاش کریں گے کہ جن کے بچے مر گئے کہ جنہوں نے بھاری مالی اور جانی نقصان برداشت کیا وہ کدھر سے برداشت کریں گے کہ آج اگر آپ مذاکرات کر رہے ہیں تو کل آپ نے مذاکرات کیوں نہیں کیے تو اس حوالے سے ہم نے ڈیمانڈ یہ کرنی ہے کہ جو national dignity سے متعلقہ چیزیں ہیں ان کے اوپر کوئی compromise نہیں ہونا

چاہیے اور جو ریاستی مفادات ہیں ان کو مدنظر رکھنا چاہیے اور جس طرح کہ کیری لوگر بل یا ان چیزوں میں جس طریقے سے جو شرمناک شرائط لگائی گئی تھیں اس حوالے سے ہم اپنے تحفظات رکھتے ہیں اور ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ ہم آزاد ملک ہیں ہم نے ہزاروں جانیں دینے کے بعد یہ ملک حاصل کیا تھا اور ہم اپنی قسمت کے فیصلے خود کر سکتے ہیں اور ہمیں کسی کی فون کالز پر ہدایات لینے کی ضرورت نہیں ہے اگر ہم ایک آزاد ملک ہیں تو ان چیزوں کی ہمیں ضرورت نہیں ہے تو میں ان نکات کے بیچ میں صرف یہ چیز mention کرنا چاہوں گا کہ اگر ایشیائی امور کے اوپر آج بھی ہمارے اوپر ایک وائسرائے مسلط ہے تو کل اگر ہم نے انگریزوں سے یا ہندوؤں سے یا ان لوگوں سے جو ہم نے آزادی حاصل کی تو ہمارے بزرگوں کی ہمارے اسلاف کی امنگ یہ تھی کہ ہمیں ایک آزاد ملک ملے گا جس میں ہم آزادی سے جئیں گے آزادی سے اپنے مذہبی اور معاشرتی فرائض معاشرتی فرائض نبھائیں گے تو اگر آج بھی ہم نے غلامی کرنی ہے تو پھر ریاست کا وجود ایک سوالیہ نشان کی حیثیت رکھتا ہے تو اس حوالے سے ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ جو war on terror کے اوپر پالیسی ہے اس کے بیچ میں ایک قومی تشخص کا جو پہلو ہے اس کو مدنظر رکھا جائے اور عام شہری جو پاکستان ہے اس کی رائے کی اولیت دی جائے اور میں یہ بھی تجویز دوں گا کہ اگر گورنمنٹ کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں دشواری ہو رہی ہے کہ public opinion جاننے میں تو اس کے اوپر ایک ریفرنڈم کرا دیا جائے کہ جو پبلک ہے وہ حامی ہے یا مخالف ہے تو میں انہی الفاظ کے ساتھ ایوان کو دعوت بحث دیتا ہوں

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جناب وقاص نذر نوانہ صاحب

جناب وقاص نذر نوانہ: جناب سپیکر! میرے معزز ساتھیوں نے دو

aspects اس ریزولوشن پہ جو by and large چیزیں ہیں پہلے والے aspect
کی وہ clear کر دی ہیں اس پہ national dignity پہ میں I will start by
saying کہ ہم سب بات تو یہ کرتے ہیں کہ پاکستان کے کسی قومی مفاد کو by
pass surpass نہیں کیا جائے گا اس کو مدنظر رکھا جائے گا but then
again جب بھی کوئی ایک بھی ڈرون اٹیک ہوتا ہے whether ہماری
neglect سے ہوتا ہے یا ہمارے information یا knowledge کے بغیر
ہوتا ہے تو that is a challenge to Pakistan's dignity and
sovereignty صرف یہ کہہ دینا کہ پاکستان کی dignity یا sovereignty
پہ compromise نہیں کیا جائے گا publically اور practically وہ چیز
نظر نہ آتا does not serve the purpose. جہاں تک ڈرون اٹیکس کا تعلق
ہے ہماری گورنمنٹ deny کرتی رہی ہے دوسری سائیڈ سے لوگ اس چیز پر
claim کرتے رہے ہیں کہ we have treaties ہمارے arrangements
یا agreements ہیں nothing of this sort has even been admitted
But by our government at any level جو opposite side ہے وہ
چاہے verbal understanding ہو یا they say کہ ہم آپ کو بتا کے کر
تے ہیں یا they say کہ ہمارا آپ کی گورنمنٹ کے ساتھ agreement ہے
they keep on claiming at different stages which has been
denied. But اگر ہماری گورنمنٹ اس کو اتنا strictly deny کر رہی ہے
اور اس پر سٹینڈ بھی لے رہی ہے نیشنل اسمبلی اس پر ریزولوشنز پاس کر رہی ہے
تو پھر کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک third country اس کے باوجود آ کر ہمارے
بارڈرز کو transgress کرے اور ہماری dignity اور sovereignty کو

چیلنج کرے ۔ اس میں جناب ایک اور angle میں highlight کرنا چاہوں گا

وہ یہ ہے کہ یہ basically جو drones ہیں اس میں there are different

types ایک تو ہیں unmanned areal vehicles جو کہ surveillance

کے لیے use ہوتی ہیں they are called UAVs of Drowns. But the

specific type which is being used in Pakistan is known as the

predator which has also come in the media جو predator ہے

یہ armed version ہے اس ڈرون کا ہماری گورنمنٹ نے کچھ عرصہ پہلے پبلک کو

یہ مطلب ہے I wouldn't term it befooling the public saying کہ ہم

نے ڈرونز کی ڈیمانڈ دے دی ہے in my honest opinion, how do we

expect کہ ایک چیز پر اگر کسی ایک ملک کو پوری دنیا پر edge ہے یا تین

چار ممالک کو پوری دنیا پر edge ہے تو وہ وہ ٹیکنالوجی پاکستان کو they will

transfer it as such پوری دنیا میں اگر about ten or twelve counties

are specific میرے پاس exact figure نہیں ہے لیکن دس یا بارہ سے

زیادہ نہیں ہیں ۔ even countries like China do not have the armed

version of the drowns. تو جب ہم یہ ڈیمانڈ کرتے ہیں کہ وہ ڈرون ہمیں

دے دیے جائیں تو drown وہ ہمیں دے دیے جائیں گے تو how do we

expect کہ وہ ہمیں دے دیے جائیں گے ۔ So this is just befooling

people کہ ہم نے ڈیمانڈ کر دی اور وہ آ گئے ہیں دوسری the presence of

foreign agencies یا foreign uniformed personnel in the

territories of Pakistan. that has been repeated denied by our

Government. In fact ہمارے انٹیریر منسٹر صاحب نے تو اس حد تک

سٹیٹمنٹ دی تھی کہ اگر آپ ان کی کسی فارن ایجنسی کی presence prove
کر دیتے ہیں تو I am ready to resign. But the point is کہ پرسوں لوئر
دیر میں جو ایک ہوا اس کے اندر by default یا by design جیسے بھی تین
امریکن سولجرز مارے گئے which has been accepted by the US
Embassy in Islamabad as well. So doesn't that prove کہ وہ
ہماری سرزمین پہ ہیں اگر وہ کوئی ڈیلیگیشن تھا یا وہ تھا تو they had no
business to go there in those circumstances, they don't go
there اور media reports which are re-surfacing that there is a
hundred percent strong US Commando group which is training
the Pakistani military. تو اگر وہ بھی ہے تو why should it not be
admitted, why is our Government hesitant to tell the public کہ
ہم ان سے ٹریننگ لے رہے ہیں یا ان کے لوگ آ کر ٹریننگ کر رہے ہیں the
different programmes جو ہم پوری دنیا میں all over the world which
you are conducting with different countries and ان کے لوگ
ہمارے پاس آتے ہیں ہمارے لوگ ان کے پاس جاتے ہیں تو but why is
there this confusion کہ جی ہے یا نہیں ہے کوئی deny کر رہا ہے کوئی
کہہ رہا ہے ہے اور اب تو یہ خیر prove ہو گیا ہے with what has happened
day before yesterday کہ that thing has proved کہ they are
present here تو basically we would like the Government of
Pakistan should clarify to the people کہ جی یہ پوزیشن ہے اتنے
لوگ پریزنٹ ہیں اتنے لوگ نہیں ہیں and the nation should be taken

37

کہ into confidence, why should everybody be kept in the dark

the Government should really come out جی وہ ہیں نہیں ہیں کیا ہے

and tell us کہ جی یہ ہے for this this reason یہ ہے ہماری مجبوری ہے

یا whatever reason for that بیچ میں کچھ بات ہوتی ہے کہ ہم نے ائر

بیسز یا وہ دی ہوئی ہیں اس پہ بھی there are the multiple statements

کچھ سابق عہدیداران آ کر کہتے رہتے ہیں کہ ہم نے دی ہوئی ہیں کچھ کہتے ہیں نہیں

دی ہوئی even in that case اگر ائر بیس دی بھی ہوئی ہے تو as per

what my understanding of the issue is those people who are

تو there on the air bases, they are not supposed to come out

اگر یہ اس پہ یہ کہنا چاہیے کہ وہ ائر بیس پر تھے تو ادھر سے باہر نکلے تو it is

not acceptable تو ائر بیس کے اندر ہی انہوں نے رہنا ہوتا ہے ادھر سے ہی

they come, touch down and once they are to fly back وہ ادھر سے

ہی باہر چلے جاتے ہیں تو the Government of Pakistan is basicaly, we

are demanding کہ they should very clearly tell that what is

the ground situation, what is the factual situation to this

House and to the people of Pakistan. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ Now Muhammad Irfan

on point of information.

جناب محمد عرفان ، میں ان سے دو question کروں گا آپ کے توسط

سے ایک تو یہ ہے کہ دنیا میں 210 ملک ہیں جس میں I think 57 are

Muslims or 52 I have confusion مسلم ممالک ہیں کوئی نہ کوئی link

پاکستان سے کسی بھی terrorist کا نکل جاتا ہے ۔ proof نکل جاتاہے کہ
پاکستان سے ہے تو کیا یہ سرزمین اس لیے ہے کہ یہاں terrorist پائے جاتے
ہیں دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے ابھی بات کی presence موجود ہے تو یہ
prove کریں یا کوئی ریفرنس دیں کہ اس حوالے سے presence موجود ہے
ایجینسیز کی' انہوں نے ایجینسیز کی بات کی کہ پروو ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وقاص نذر ٹوانہ صاحب

جناب وقاص نذر ٹوانہ ، میں نے very categorically I said US
army uniformed personnel اور ان کی presence اس طرح prove
ہو چکی ہے کہ جو تین مارے گئے ہیں وہ پاکستان میں تھے ہی تو مارے گئے ہیں
کہیں باہر تو نہیں تھے کہ مار کر اندر لے آئے ہیں ۔ایک چیز تو یہ ہوگئی دوسرا
پوائنٹ تھا I have not understood what he is trying to ask کہ
52 مسلم ممالک ہیں تو terrorist کا link پاکستان سے نکل آتا ہے۔ تو اب
I have not got the point, but what I have understood is اس سے
یہ ہے کہ اگر پاکستانی جو ہے origin اس کا پاکستانی ہے لیکن وہ برطانیہ میں
پکڑا جاتاہے ان کی نیشنلٹی رکھتا ہے لیکن اگر وہاں پکڑا جاتاہے اور کسی واردات یا
واقع میں ملوث ہوتا ہے تو پاکستان کے ساتھ ہی اس کو link کیوں کرتے ہیں وہ
یہ کیوں نہیں کہتے ہمارا اپنا شہری ہے تھا پاکستانی لیکن ابھی تو ان کی شہریت
رکھتا ہے تو why don't they just say کہ ہمارا شہری ہے why do they
blame it on Pakistan and frankly speaking in my opinion it is a
کیا کہنا چاہیے weakness of our Ministry of Foreign Affairs

کرائیں realise کہ آپ ان کو یہ چیز officials and our Government

کرتھری تو آپ کا ہے۔

Ms Nabeeha Mohyuddin: Point of Information please.

جناب ڈپٹی سپیکر، فرمائیے

Ms Nabeeha Mohyuddin: As far as the presence of Blackwater or any such agency within Pakistan is concerned,

ابھی recently, Jeorge Little who is spokesman of CIA said in a statement on 16th January 2010, he confirmed presence of specifically Blackwater and within Pakistan, in Islamabad where we are sitting right now, have confirmed that there are

سی آئی اے خود کہہ unregistered arms as well. So that question

رہی ہے کہ ہاں ہے تو پھر وہ question arise نہیں ہوتا کہ ہم کہتے ہیں جو

وہ کر رہے ہیں کہ ہم نے بھیجے ہیں تو پھر یہ question arise نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ اب میرے پاس جو سپیکر ہیں اس ریزولوشن کے اوپر بولنے کے لیے وہ ہیں تیرہ، اور چھ ہیں بلیو پارٹی میں سے اور تقریباً ہیں آٹھ ہیں گرین پارٹی میں سے اور ہمارے پاس وقت کافی زیادہ ہے ایک گھنٹے کا وقت ہے کیونکہ پچھلی ریزولوشن پر بات اچھے طریقے سے تو ہوئی لیکن زیادہ سپیکرز نہیں بولے تو آپ اسی لیے چار سے پانچ منٹ گفتگو کر سکتے ہیں لیکن چار سے پانچ منٹ ہی ہو OK, now I will call Mr Bilal Jamee.

جناب بلال جامی، شکریہ جناب سپیکر! جناب سپیکر! پاکستان میں دہشت

گردی کا جو ہمیں سامنا ہے سب سے پہلے میں یہ اظہار کرتا ہوں کہ یہ شروع کہاں سے ہوتی ہے یہ ایک صاحب کی پیشنگوئی سے شروع ہوتی ہے جنہوں نے کہا تھا کہ ہم پتھر کے زمانے میں جانے والے ہیں۔ جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ انہیں بلایا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ تم کس زمانے میں پتھر کے زمانے میں تھے تم کبھی بھی تمہارا اس قوم سے تعلق تھا کہ جنہوں نے چودہ سو سال پہلے منقروں کو تو توڑ کر تمہاری ابتداء ہوئی تھی۔ تم اتنے خوفزدہ ہو گئے اور دوسرے لمحے دعویٰ کرتے ہو کہ میں کانڈو ہوں۔ مطلب سب سے پہلی تو یہ غلط فہمی کہ پوری قوم کو اس مخمصے میں ڈال دینا کہ جناب ہم پتھر کے زمانے میں چلے جائیں گے اور یہ ہو گیا اور پھر ایک فون کال کا تو یہاں ذکر ہو ہی گیا۔ جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جیسے انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی پالیسی کو واضح کیا جائے ایوان کے سامنے لایا جائے۔ اس لیے دہشت گردی کی پالیسی کو سامنے لایا جائے کہ کسی بھی چیز کے دو aspects ہوتے ہیں ایک materialistic ہوتا ہے دوسرا policy matters پر منحصر ہوتا ہے یعنی ایک مادی ہوتا ہے جو ہر آدمی دیکھ رہا ہوتا ہے ہر آنکھ کو نظر آ رہا ہوتا ہے اور ہر بندہ اس پر بات کر سکتا ہے کہ یہ چیز کل یہاں تھی تو آج نہیں ہے۔ جس کا کسی بھی materialistic کی definition میں سے لیں ایک ہوتی ہیں جناب سپیکر! جو پالیسیز بن رہی ہوتی ہیں جو اذہان میں تبدیلیاں آ رہی ہوتی ہیں تو ممکن ہے ویسے تو ہمارا materialistic destruction بھی پاکستان میں بہت زیادہ ہوئی ہے ہم اس کو بھی اس میں سے آتے ہیں لیکن اس کے علاوہ جناب سپیکر! جو پورا تاثر دنیا میں پاکستان کا قائم ہوا ہے اس دہشت گردی کی جنگ میں شامل ہونے میں وہ بڑا خراب ہو گیا ہے اس کے متعلق آئی بات کہ scanning ہو رہی ہیں اور وہ سارا

3ع

سسٹم' اجتماعی طور پر بحیثیت قوم ہی ہم اب سو گئے ہیں یہ نہیں ہو سکتا اب ہم یہ دلائل دے ہی نہیں سکتے کہ دو افراد چار افراد دہشت گردی کر رہے ہیں یہ کر رہے ہیں۔ اچھا پالیسی جو پاکستان نے اپنائی ہوئی ہے میری ذاتی طور پر رائے ہے یا جو میں سمجھتا ہوں کہ دہشت گردی کا سامنا پاکستان کو نہیں ہے دہشت گردی کا سامنا ان بیچارے لوگوں کو ہے جو مارے جا رہے ہیں اب ان کو کس سے دہشت گردی کا سامنا ہے وہ پاکستانی فوج ہے یا جو ہیں بہرحال دہشت گردی کا سامنا جناب سپیکر! ان کو ہے اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر دفاع ایسے ایسے بیان دے رہے ہیں اس پر ایسے بیان دے رہے ہیں کہ انسان سوچ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے انسانی کہ ایک وزیر دفاع نے ایک دفعہ کہہ دیا پاکستانی وزیر دفاع نے کہ ہم نے امریکی جہازوں کو اڑنے کی اجازت نہیں دی ہے اپنے اڈوں سے صرف اترنے کی اجازت دی ہے تو مجھے وہ جانیں کہ کتنا سکریپ ابھی تک اکٹھا ہوا ہے کیونکہ جہازوں کو صرف اترنے کی اجازت ہے اڑنے کی تو دی نہیں ہے بالکل یہی بیان تھا جس طرح سابقہ دور میں ایک وزیر صحت نے دیا تھا کہ مردوں اور عورتوں کے میٹرنٹی ہوم دونوں کے الگ الگ بنائے جائیں گے بالکل اسی قسم کا یہ بیان تھا۔ ایک ہمارے سابق صدر پاکستان نے کہا کہ میں نے human ground پر جو ہے انسانی ہمدردی کے تحت جہاز اترنے کی اجازت دی یعنی اتنی بچگانہ قسم کی ان کی پالیسیز ہیں بنیادی طور پر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پالیسی ہے ہی نہیں کوئی اور نہ یہ خود پالیسی بنا رہے ہیں۔ یہ پالیسی کہیں اور سے ہم پر impose ہو رہی ہے اور اسی پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور پاکستان کا اتنا نقصان ہوا ہے جناب سپیکر! کہ میں تو اس پر یہ کہوں گا کہ ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن بنا کر جتنے بھی پاکستان کے اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگ تھے اس دہشت گردی کو اپنانے میں اور اس

کو accept کرنے پر کہ ہمارے پاس سے ہو رہی ہے میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر پاکستان کی اب کہہ رہے ہیں کہ پاکستان اس جنگ کا متحمل نہیں ہو سکتا اس دہشت گردی کا متحمل نہیں ہو سکتا ہم اس کا حصہ نہیں بن سکتے تو بھائی آپ کو یہ اسی وقت سوچنا چاہیے تھا جب آپ اتنی بڑی ذمہ داری اپنے گلے میں لے رہے تھے تب آپ نے نہیں دیکھا تھا کہ کیا پڑی اور کیا پڑی کا شوربہ آپ اتنے کیوں فعال ہو گئے کہ ہم اس میں حصہ لیں گے آپ economical crisis میں ہر چیز میں اور اب وہ اپنے عزائم میں ان کو کامیابی حاصل حاصل ہوئی ہے بلیک واٹر کا ہے اگلی قرارداد پر انشاء اللہ اس پر بھی بات ہو گی تو میں جناب سپیکر! یہی کہوں گا کہ ڈائیلاگ بھی پتہ نہیں کس شرمندگی کے ساتھ ڈائیلاگ ہوں گے کیا ہوں گے لیکن بہرحال دہشت گردی پر ہم نے جو دہشت گردی کی پالیسی اپنائی ہیں دہشت گردی کے حوالے سے جو اب تک ہم خدمات سرانجام دے چکے ہیں اس پر سب سے پہلے ایک اعلیٰ عدالتی کمیشن میرے رائے میں قائم کیا جائے جو اس وقت کے تمام جو بھی سرکاری عہدیدار ذمہ داران ہیں ان کا زبردست قسم کا ٹرائل کریں کہ کیا aspects تھے کہ انہوں نے کن وجوہات کی بناء پر کیا اس کی جڑیں تھیں کہ انہوں نے وہ دہشت گردی accept کی اور اس کو اپنایا شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر : جناب بلال قاسمی صاحب

جناب محمد بلال قاسمی : شکریہ جناب سپیکر! بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ جناب سپیکر! war on terror جب میں اس چیز کو دیکھتا ہوں تو سب سے پہلے میں یہ سوچتا ہوں کہ جب میں اسلامی شان و شوکت کے اس قبرستان پر نظر ڈالتا ہوں تو میں اکثر سوچتا ہوں کہ موجودہ مسلمان کتاب کا کیڑہ ہے اور مغربی دماغوں کے خیالات اس کی خوراک ہیں مخالف قوتوں نے ہمیشہ پھوٹ ڈالو اور

حکومت کرو کی حکمت عملی کے تحت پاکستان کو as a remote control country استعمال کیا او رپاکستان میں اختلافات اور فرقہ واریت کا بیج بو کر اقتدار کرتی رہیں ۔ اور اس وجہ سے تا کہ ان کے اقتدار کوخطرہ نہ ہو جبکہ دنیا کا کوئی مذہب بھی دشمنی نہیں سکھاتا دوسری بات یہ کہ جس ملک میں لگاتار خود کش حملے بم دھماکے تخریبی کارروائیاں ہو رہی ہیں جہاں ہر روز میڈیا شہروں میں خود کش حملہ آوروں کی خبریں دے کر موت کے سائے پھیلا رہے ہوں وہاں میدان حشر ہی گمان ہوتا ہے۔ کچھ کہہ رہے ہیں کہ نائن الیون کی وجہ سے ہو رہا ہے کچھ کہہ رہے ہیں کہ ڈرون حملوں کا کیا دھرا ہے یہ سب کچھ ۔ کچھ کہتے ہیں کہ 1980 کی دہائی کے افغان جہاد کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے اور کچھ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے سابق محترم جناب پرویز مشرف صاحب کا کیا دھرا ہے ۔ لیکن میں کہوں گا کہ ذمہ دار کون ہے ہماری قوم قیامت کی گھڑی سے گزر رہی ہے اور ہماری گورنمنٹ نے ہر آدمی کو چوکیدار بنا دیا ہے کہ نظر رکھیں سائیڈ پر نظر رکھیں اسلام آباد بندہ آتا ہے تو تین گھنٹے میں پنڈی سے اسلام آباد ایف سیون تک پہنچتا ہے یہ حالات ہو گئے ہیں ۔ اسی طرح دہشت گردی پر اگر ہم نظر ڈالیں تو 2007 ء میں تو جب سے پہلے واقع لال مسجد والا ہوا ۔ وہ بھی دہشت گردی کی ایک بہت بڑی مثال ہے اور وہاں پر جو کچھ ہوا آپ سب کو معلوم ہے اور دوسرا یہ کہ امریکا کے کہنے پر یہ سب کچھ کیا گیا مجھے یہ بتائیں کہ وہاں پر جو انسانیت کی قتل و غارت ہوئی اس کا ذمہ دار کون ہے اب جو سابق وزراء ہیں وہ کہتے ہیں کہ جی وہ غلط ہوا اب جتنے بھی پرانے ہمارے لیڈر ہیں وہ کہتے ہیں غلط ہوا اس وقت وہ کہاں تھے اگر اب ان کو غلط نظر آ رہا ہے تو اس وقت وہ کہاں چلے گئے تھے ۔ کچھ اے پی سی کے اجلاس میں بیٹھے تھے کچھ اپنے گھروں میں بیٹھے تھے ۔ وکلاء کی جب بات آئی تو ساری دنیا کو انہوں

سے باہر نکال لیا جب مسجد پر حملہ ہوا آخر ہم مسلمان ہیں سب نے دیکھا ہے کہ کیسے ان کو ٹارچر کیا گیا کیا ان کے ساتھ سلوک ہوا یہ بھی ایک کھلی دہشت گردی ہے اور یہ کس کے کہنے پر کی گئی یہ صرف اور صرف امریکا کے کہنے پر کی گئی ۔ لہذا میں اس اسمبلی میں گزارش کرتا ہوں کہ سب سے پہلے تو مشرف صاحب کو واپس بلایا جائے اور ان کا ٹرائل کیا جائے اور دوسرا یہ کہ اس سال 2009 میں تین ہزار لوگ دہشت گردی سے مارے گئے ہیں پینتیس ارب ڈالر کا معاشی خسارہ ہو رہا ہے دہشت گردی کی وجہ سے پچھلے سال 41 ڈرون حملوں میں ساتھ سو آٹھ لوگ مارے گئے آخر کیسے ہم اس کو جسٹیفائی کریں گے لہذا ایک مربوط پالیسی اپنائی جائے جس سے ہماری قوم کو اس سے نجات مل سکے ۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ محترمہ سیدہ رباب زہرہ نقوی صاحبہ

محترمہ سیدہ رباب زہرہ نقوی ، شکریہ جناب سپیکر! پالیسی پہ بات ہو رہی ہے یہاں پر تو پاکستان کی policy clealy define کی جائے وہ تھوڑا offtrack ہو گئی گفتگو ، تو یہاں پر تینوں سپیکر جو ہیں بلکہ بلال جامی صاحب نے بھی کہا کہ ہماری جو پالیسی ہے ہمیں باہر سے ڈکٹیشن ہوتی ہے میں کہہ دوں کہ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ یہ ڈکٹیشن ہمیں کیوں ہو رہی ہے ہم اس بات کو ignore ہی نہیں کر سکتے 80 ، کو تو چھوڑیں 2001، کے September Eleven کے بعد سے ان سے پیسہ خود کتنا لیا ہے وہ جو ہم کہتے ہیں یہ aid ہے میں اس کو aid نہیں کہتی میں اس کو تجارت کہتی ہوں انہوں نے ہم کو aid دی تو ہے لیکن اس کے بدلے میں انہوں نے ہماری sovereignty خرید لی ہے اس کے بدلے میں انہوں نے ہمارے اس رائٹ کو پرچیز کر لیا ہے

کہ وہ ہماری policy define کریں گے we are not left with the right
to define our own policy, to define our own future line of
action تو جب تک ہم ان سے یہ aid لیتے رہیں گے ہماری اپنی پالیسی
نہیں آنے گی یہ بات سب اپنی mind میں clear کر لیں - اس ٹائم ہمیں یہ بولا
گیا تھا کہ ہم اگر جنگ نہیں لڑیں گے تو ہم بالکل تباہ ہو جاتے پتھر کے زمانے میں
چلے جاتے اور کچھ ٹائم پہلے ہم نے سنا تھا کہ اگر ہم ایک اعشاریہ پانچ ارب ڈالر نہیں
لیتے تو ہم بھوکے مر جائیں گے - تو ان کی آپ اگر analysis کریں ان کا جو
ابھی recent law pass ہوا ہے وہ enhancement جس کے بدلے میں
ہم کو 1.5 billion dollarr ملتے ہیں per capita جو ان کے expenditure
کو سارا اکاؤنٹ کر کے آتا ہے four dollars per person ہے پاکستان
میں تو اس چار ڈالر کو ہم لے کر کیا فرق پڑے گا per annum four dollars
اگر ایک بندے کو ملتا ہے تو اس کی لائف پر کوئی اتنا فرق نہیں پڑنے والا -
تو till the time we are taking money from them, we cannot
define our own policy چاہے ہماری آر میں کوئی پالیسی بنانے کہ وہ
اپنے heds کو hedge کر کے کچھ طالبان سے بات کریں کچھ سے نہ کریں
کچھ کو ٹارگٹ کریں کچھ کو نہ کریں drone implicite support دے اپنے
ڈرون حملوں کو کر آ کر وہ جو anti Pakistan طالبان ہیں ان کو ٹارگٹ کریں
آرمی کر سکتی ہے لیکن گورنمنٹ جو ہے bound ہو جاتی ہے backdoor
معاہدوں سے جب تک ہم ان سے money لیتے رہیں گے ہماری پالیسی اپنی
نہیں ہو گی تو اس ریزولوشن خیر ہے تو کر clearly define کیا جانے تو میں
اس میں actually amendment چاہوں گی کہ we should stop taking

aid, of course ہماری economic condition خراب ہے لیکن اگر آپ جائزہ لیں پاکستان کی ہسٹری کا کچھ ایسے سال تھے جس میں ہم نے امریکا سے امداد نہیں لی کچھ ایسے سال ہیں اور انہی سالوں میں ہم نے سٹیل مل بھی لگائی ہے انہی سالوں میں ہمارا نیوکلیئر پروگرام بھی شروع ہوا ہے انہی سالوں میں ہمارے پنجاب میں صنعتیں لگی ہیں انہی سالوں میں لگی ہیں جب تک ہم ان سے aid لیتے ہیں آپ ان کا economic analysis کریں کوئی اتنی صنعت پاکستان میں نہیں لگی ہے کوئی economic development نہیں ہوئی ہے economic development in the sense industrial development ہمارے agriculture کا سیکٹر down جا رہا ہے تو ان کی aid آنے سے ہماری اکانومی کو کوئی sound basis نہیں formulate ہوئی ہے تو یہ impression shed کیا جائے کہ اگر ان سے پیسے نہیں ملیں گے تو ہم economically cripple ہو جائیں گے اگر ہم نے cripple ہونا ہوتا economically تو ہم اس ٹائم پہ بالکل دیوالیہ ہو جاتے جب ہمیں ان کی امداد نہیں مل رہی رہتی تو اس کو amend کر کے جو موورز ہیں تو اس aspect کو incorporate کر لیں ان کی جو financial assistance ہم ان سے لیتے ہیں اس کو ذرا سا procedure کو اور اس کے dynamics کو تھوڑا amend کیا جائے تو that would be my recommendation

جناب ڈپٹی سپیکر۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ تمام آنریبل ممبرز وقت کی قدر کر رہے ہیں لیکن ہمارے پاس ممبرز زیادہ ہو چکے ہیں جو بولنا چاہتے ہیں لہذا اب وقت تین منٹ تک محدود ہو چکا ہے لہذا اس کو بھی ذہن میں رکھیں۔ اب میں request کروں مس ابیح رحمن صاحبہ سے۔

Ms Asbah Rehman: Assalam-o-Alaikum Mr Speaker and honourable members of the Youth Parliament. I am Asbah Rehman YP-30, Punjab-12. First of all I would like to thank Mr Zulqarnain Haider for presenting such a comprehensive opinion on this Resolution mentioning drons, missing personnel and the confused personality. Firstly I would like to reiterate the stance that these drones attacks are infringement of our sovereignty. And these drone attacks, technically called unmanned aircrafts well as mentioned by Mr Waqas Nazar Tawana. I would like to present a couple of facts and figures that these drone attacks had started in year 2002 and were not acknowledged by the US Government or the Pakistani Government until 2004. And between 2004 and 2007, there were fifteen drone attacks and their intensity and their occurrance has been increasing over the years where each passing year these drone attacks are increasing in number. In 2008, there were eight drone attacks, in 2009 there were nine and in 2010 only in the passing one month, there have been as many as 12 drone attacks the most recent being just one day before we came here on the second of February which killed 29 people, many among them were civilians and they targetted

four different villages of North Waziristan

Now mentioning the casualties that have occurred and these are the figures that were stated by the US Defence Secretary, unfortunately these were the figures that I could find in the morning but I would also like to state that I doubt these figures and these are like ten percent of the original figures. However, the US Defence Secretary according to the US Defence Secretary, there have been over three thousand casulties since 2004 which include civilians as well. And the only in 2009 there were as many as 700 civilian deaths.

Lastly coming to the second part of the Resolution that states that the policy should be made public and any confusion should be dispelled, I would like to state that in 2004, the US Senator said that Pakistani Government had signed a treaty and they are in agreement with these drone attacks whereas the Pakistani Foreign Minister Shah Mehmood Qureshi strongly disagreed with this and did not acknowledge this statement. However I would like to then question that we all of us have seen the satellite images of the Shamsi Air Field which is South West of Quetta that these planes are parked over that airfield. So, how come these drones are present in

Pakistan and not attacking Pakistan? Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر ، محمد عادل صاحب

جناب محمد عادل ، شکریہ جناب سپیکر ! گزارش یہ ہے کہ جب یہ historical background کے اندر ہم جاتے ہیں تو جب یہ پالیسی بنائی گئی تھی اس وقت حالات کچھ اور تھے اس وقت جو decision لیا گیا وہ اچھا تھا برا تھا وہ اس وقت کے حالات سے اگر comparison کیا جائے تو وہ ہمیں زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ فون کال جو background کے اندر تو اس میں یہ meanings میں آپ کو انہوں نے define کر دیے تھے آج کا جو نو سال کے بعد کا environment دیکھتے ہیں تو آج کے environment کے according پالیسی میں change لایا جا سکتا ہے۔ جب پالیسی بنائی گئی اس کے بعد اس کو ایک reasonable time دیا گیا اس پالیسی کے according کیا ہوا کہ اس پالیسی کے مطابق وہ unity جو قائد اعظم ارشاد فرماتے تھے کہ اپنے لوگ اپنی ہی لوگوں کو مار رہے ہیں اپنی ہی فوج کو نشانہ لگا رہے ہیں ۔ وہ ایمان جو قائد اعظم نے فرمایا کہ پاکستان بناتے وقت وہ ایمان جو میرا ایمان جو دوسرے علاقے میں رہنے والے شخص کا ایمان اس میں زمین آسمان کا فرق آ چکا ہے۔ پھر جب ہم بات کرتے ہیں ڈسپلن کی کہ وہ کون سا ڈسپلن کہ ہم نے جب یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم نے کسی کو اپنی زبان سے اپنے ہاتھ سے نقصان نہیں پہنچانا تو کون ہاتھ سے نقصان پہنچا رہا ہے یہ حالات و واقعات سے ہمیں آگاہی ملتی رہتی ہے یہ وہ پالیسی جو ہم نے اس وقت بنائی اس کا نقصان جو ہمیں پہنچا وہ یہ کہ اقتدار اعلیٰ جو ایک ریاست کو مکمل کرنے کا باعث basic اس کی requirements کے اندر decide کیا جاتا ہے کہ کوئی حملہ نہیں ہو گا ہم

اس کی مذمت کرتے ہیں جب آپ decide کر رہے ہوتے ہیں اسی وقت حملہ ہو رہا ہوتا ہے یہ کون سا اقتدار اعلیٰ ہے ۔ کہنے کا مقصد یہ کہ یہ وہ reality جو آپ کے سامنے میں نے مختصر طور پر بیان کی کہ اب ہمیں کیا کرنا ہے پالیسی کے مطابق ؛ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا اقتدار اعلیٰ بھی ہمارے پاس رہے ہم unity میں بھی آ جائیں ہمارا ایمان بھی مضبوط ہو جائے ہم overall discipline کے اندر آ جائیں تو نمبر ایک قوانین بہت پیارے پیارے خوبصورت قسم کے ہمارے پاس موجود ہیں کرنا کیا ہے ایک ڈیڈ لائن مقرر کرنی چاہیے اس ڈیڈ لائن کے اندر یہ clear cut ہونا چاہیے حکومت یہ decision دے کہ کوئی شخص کسی غیر ملکی کو اپنے پاس ٹھہرائے گا نہیں اس کی مہمان نوازی نہیں کرے گا اگر کوئی کرتا ہے تو اس کو اس ڈیڈ لائن کے بعد ملک سے باہر نکال دیا جائے سیکنڈ کون حملے کر رہا ہے کن کے لیے کر رہا ہے جب ہمارے سامنے کوئی حملہ ہونے کے بعد اعداد و شمار آتے ہیں تو اس میں وہ مہمان آ جاتے ہیں جن کی مہمان نوازی ہمارے ہی لوگوں نے کی ہوتی ہے۔ اب ہمیں کیا کرنا ہے یہ request کرنا ہو گی کہ وہ تمام جدید ٹیکنالوجی وہ ہمارے سپرد کی جائے ہم ان لوگوں کو جن کو ہم نے آرڈر کیا کہ کسی غیر ملکی کو اپنے پاس نہیں ٹھہرانا ہم ان کے خلاف کارروائی کریں گے نمبر تین ہمیں کیا کرنا ہے ہمیں یہ کرنا ہے کہ اگر یہ سب کچھ ہم نہیں کر سکتے ہیں تو ہمیں ایک پالیسی بنانا ہو گی کہ ہم اپنے پاس موجود صلاحیت کا استعمال کریں گے نمبر ایک سفارتی سطح پر کہ اگر کوئی ملک ہمیں نقصان پہنچا رہا ہے تو اس کو آرڈر دیا جائے کہ وہ اپنے ملک کے ہر فرد کو کہ جو ہمارے ملک کے اندر کام کر رہا ہے وہ باہر نکل جائے ؛ آخر میں یہ تمام باتیں جو میں نے کی وہ یہ ان ممالک کے اندر reality جو ہے یہ آپ face کرتے ہیں جیسے ہم اپنے دوست ایران کی مثال

دیں گے یہ ایسے ہی ہے جیسے میں آپ کر مثال دوں کہ ایک dog ہے اس کو جب آپ دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف آ رہا ہے تو آپ اس کی طرف اگر چلنا شروع کر دیں تو وہ دور بھاگ جائے گا اگر آپ اس کے آگے ریس لگا دیں تو وہ کبھی آپ کو چھوڑے گا نہیں کہنے کا مقصد یہ ہے حقیقت یہ ہے کہ جو ہمیں سامنے رکھنی ہے کہ آج ہمیں پیسہ کون دے رہا ہے آج ہماری دنیا میں سب سے زیادہ مالی معاونت کون کر رہا ہے کہنے کا مقصد یہ کہ وہ ملک کہ جس کو ہم مثال بنا کر اپنی پالیسی کو define کرتے ہیں اس ملک نے کسی کا قرضہ نہیں دینا وہ جب کوئی سٹیٹمنٹ دیتا ہے تو reality کی بنیاد پر دیتا ہے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ کہ reality کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سوچ لیں کہ اگر تو ہم فقیرانہ زندگی گزارنی ہے تو پھر ہمیں اپنا اقتدار اعلیٰ اپنی عزت self respect کو بھولنا ہو گا اگر ہم نے وہ پالیسی اختیار کرنی ہے کہ ہم پتے کھا کر اپنی زندگی گزاریں گے مگر اپنی self respect کو متاثر نہیں کریں گے جیسے ۹۸ء کے حالات آپ کے سامنے ہیں کہنے کا مقصد یہ کہ یہ حقیقت ہمیں مدنظر رکھنا ہو گی جو پالیسی بنانا ہو گی وہ یہ مدنظر رکھتے ہوئے بنانا ہو گی کہ جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں وہ مسلمانوں کا ملک ہے اور مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ مسلمان دوسرے کے مذاہب میں مداخلت نہیں کرتے دلائل کی بنیاد پر ان کو اپنا گرویدہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں آخر میں میں صرف اتنی گزارش جو پالیسی میری سمجھ میں نہیں آئی سپیکر صاحب سے request کروں گا کہ مجھے یاد پڑ رہا ہے کہ دوسرے نمبر پر میں نے اپنا نام لکھ کر دیا تھا آخر میں آپ define کر دیتے ہیں کہ دو منٹ بولیں پہلے سپیکرز کو آپ define نہیں کرتے یہ میرا right اس طریقے سے پامال ہوتا ہے کہنے کا مقصد یہ کہ میں یہ جاننا چاہ رہا ہوں کہ آپ کس پالیسی کے according ہم

لوگوں کو موقع دیتے ہیں کیا آپ random selection کرتے ہیں کیا آپ scientific selection کرتے ہیں کیا آپ Friendly selection کرتے ہیں کہ کسی دوست کے کہنے پر decide کر لیتے ہیں۔ شروع میں نام دیا جاتا ہے تو پھر آخر میں آپ شاید لے جاتے ہیں جب آخر میں ہوتا ہے تو اس وقت وقت کی کمی کی وجہ سے شاید نام لینا بھی بھول جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، آنریبل عادل صاحب اصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ کا نام بالکل دوسرے نمبر پر ہی ہے اور آپ سے پہلے ہماری بلیو پارٹی میں سے صرف ایک ہی آنریبل ممبر بولا ہے وہ زہرنقوی صاحبہ ہیں ان کے علاوہ کوئی نہیں بولا باقی جو تین بندے تھے انہوں نے ریزولوشن موو کی تھی آپ کا نام اسی ترتیب کے ساتھ میں لیتاہوں جس ترتیب کے ساتھ میرے پاس پہنچتاہے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب محمد عادل ، میں اس میں تھوڑا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ اچھی بات ہے آپ نے کنفیوژن دور کی ہے مگر یہ دو چیزیں آپ ذہن میں رکھیے گا کہ جب وہ لسٹ آتی ہے تو اس میں مہربانی کر کے اتنا define کر دیا کریں کہ کون کس جگہ پر بولے گا صورتحال کے مطابق پہلے سے پلان نہیں ہوتا کہ کتنے لوگوں نے اس کو present کرنا ہے جو میری سمجھ یا علم کے مطابق ہے یہ ویسے اچھی چیز ہے لیکن اس لسٹ کے اوپر ذرا define کر دیا کریں۔ مس نبیحہ محی الدین ۔

مس نبیحہ محی الدین ، شکریہ جناب سپیکر It has been pretty much established here today that Pakistan as such has no foreign policy and has no policy regarding terrorism and whatever we are following has been pretty much dictated to us

by the US So here's what we can do? First of all there are few point I would like to present before the House today. Six points to be precise. First of all we need to speak clearly and forcefully with the US Government about Pakistani frustrations with US counter terrorism policies and the consequences that this may have on the US Pakistan relationship.

Secondly we need to address three major issues, drone attacks, the war against militancy. specifically we would like to suggest that there would be a dialogue with militants first before we wage war against them And thirdly we need to start reconstruction efforts in zones where there have been drone attacks which have been adversely affected by the US war on terrorism.

The third point that I would like to bring before the House today is that we should clearly state in our policy that there should be no foreign intervention within our soil. of any US military or court military forces, intelligence agencies whatever the case may be.

Fourthly we need assistance in the form of technology and not us personnel.

Fifthly the funds that are coming in to, that are pouring into Pakistan, further war on terrorism, we need to audit those funds, we need to have a committee or a body whoever is receiving the funds are accountable to see that whatever the funds are coming for they are utilised specifically for that purpose. And the US military should be, the Pakistani Government needs to talk to the US Military and they should be advised that a strategic policy change should be brought into their counter-terrorism policy which has specifically been that the US military should not be drawn to combat operations in Muslim countries where its presence is likely to increase terrorist recruitment rather than decrease that. Thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر : بہت بہت شکریہ۔ سید منظور شاہ صاحب

سید منظور شاہ : شکریہ جناب سپیکر! ایوان کی توجہ تھوڑی سی اس حوالے سے دلانا چاہوں گا کہ جناب سپیکر! آج دہشت گردی پر جو بھی پاکستان کا لائحہ عمل ہے یا جو بھی پالیسی ہے ہماری معزز رکن پارلیمنٹ مدیحہ شاہد نے یہ بات کی کہ کوئی پالیسی ہے ہی نہیں ، جو ڈکٹیشن وہاں سے ملتی ہے وہی ہم اختیار کر کے اپنے لوگوں پر امپلیمنٹ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جو آج کل سب سے زیادہ متاثرہ علاقے ہیں پاکستان میں دہشت گردی سے اور ڈرون اٹیک سے اور آپریشن سے وہ سرحد کے زیادہ تر علاقے ہیں جن میں سوات باجوڑ

ساؤتھ وزیرستان نارتھ وزیرستان ' جناب سپیکر! نائن الیون سے پہلے 1947ء سے لے کر 2000 تک یہ وہ علاقے تھے جو کہ ڈیورنڈ لائن پر یہ سرحدی لوگ رہتے ہیں اور وہی پاکستان کی سرحد کی حفاظت کرتے تھے ڈیورنڈ لائن کی ' جناب سپیکر! اس وقت تک ہمیں خیال نہیں آیا کہ یہ سارے لوگ دہشت گرد ہیں یا militants ہیں یا جو بھی جس نام سے پکارتے ہیں وہ لوگ پاکستان کی سرحد کی حفاظت تو کرتے تھے بلکہ نائن الیون کے معمہ کے بعد جو ڈکٹیٹر شپ جو ہمارے بہت سے اراکین پارلیمنٹ نے یہ کہا کہ ایک فون کال پر پتھروں کے دور میں جو بھی باتیں وہ ہو چکی ہیں مگر جناب سپیکر! توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ پچاس سال تو ہم انہیں patriotic لوگ کہتے تھے کہ جناب یہ جو پٹھان لوگ ہیں یہ جو سرحدی لوگ ہیں یہ جو بلوچ لوگ ہیں جو سرحد پر رہتے ہیں ڈیورنڈ لائن پر ' وہ ایک patriotic لوگ ہیں وہ پاکستان کی سرحد کی حفاظت کرتے ہیں مگر آج ہمیں انہیں terrorist کے نام سے پکاریں گے تو کیا پاکستان میں یہ rebellion کی تحریک آگے نہیں جائے گی کیا پاکستان کے ٹوٹنے کا خطرہ نہیں ہو گا۔ جناب سپیکر! میں اس بات کی توجہ دلانا چاہوں گا تمام معزز اراکین پارلیمنٹ کی کہ جناب معمہ تو یہ ہے کہ جو لوگ سوات میں اس آپریشن سے پہلے اور جتنے بھی وہاں پر کرائسز چلے اس سے پہلے وہاں کے لوگ' یہ کہتے تھے کہ ہم ہتھیار نہیں رکھتے ہیں کیونکہ وہاں پر اتنا امن تھا اس کا اس سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہاں پر terrorism کتنا فروغ پا رہا تھا مگر جناب سپیکر! اس کو تباہ کر دیا گیا اور ہمارے حنان علی عباسی نے کہا کہ جو لائسنس نہیں دینا چاہیے تھا ابھی جو اس گورنمنٹ نے لائسنس ہتھیاروں کے ایشو کیے ہیں میں کہتا ہوں کہ لائسنس تو ایشو ہونے چاہیے آپ نے ہر جگہ دہشت گردی کو فروغ ہماری حکومت نے دیا جناب

سپیکر! آپ اس سے بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں سچ اور جھوٹ صرف میں ایک مثال دینا چاہوں گا ہنگری کی ہنگری میں وزیراعظم نے صرف یہ سٹیٹمنٹ دی کہ ہماری معیشت ' ووٹ کو حاصل کرنے کے لیے کہ ہماری پچھلی گورنمنٹ میں معیشت کو بہت فروغ ہوا اس پر لوگ نکلے اور ان کو استعفی دینا پڑا دوسری مرتبہ جب وہ منتخب ہوئے مگر جناب سپیکر! جھوٹ پر تو دیکھیں جب سب سے پہلے امریکن یہاں پر آئے نہیں تھے جناب راشد قریشی صاحب کہتے ہیں کوئی امریکن نہیں آیا کچھ بھی نہیں ہے جناب سپیکر! ہمارے خود صدر صاحب پرویز مشرف اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو کتنی بڑی شرمندگی کی بات ہے کہ ہم نے پیسے لے کر اپنے لوگوں کو بھیجا ہے ان ماؤں سے پوچھا جائے کہ انھوں نے کیا کیا ہے ان سے پوچھا جائے کہ وہ آج تک رو رہے ہیں جناب سپیکر! سب سے پہلے یہ missing persons جتنے بھی گاؤنتا ناموبھی گاؤنتا ناموبے میں ہیں ان کو ریکور کیا جائے جو aid لی جاتی ہے یو ایس اے سے چاہے وہ جس بنیاد پر ہو وہ تو ہوتا نہیں ہے وہ تو ہمارے باجوڑ کے جتنے کیمپس ہیں ان کا اگر ہم بخوبی جائزہ لیں وہاں پر تو کوئی implement دوائی تک میسر نہیں ہوتی اور ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم aid لے کر اپنے لوگوں پر خرچ کرتے ہیں ۔ اور دوسری بات ڈاکٹر مالک بلوچ صاحب نے کل اس بات کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ مسلم لیگ ق کے مشاہد حسین صاحب جب بگٹی سے ملاقات کرنے گئے تھے تو بگٹی صاحب نے بہت سی باتوں پر compromise کر لیا تھا اورمان بھی لیا تھا مگر ایک آئی ایس آئی چیف اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہے جناب سپیکر! یہی سوال پھر میں نے جوگیزئی صاحب سے بھی کیا کہ جوگیزئی صاحب معاملہ کیاہے آپ سیاستدان کچھ اور کہتے ہیں اور آئی ایس آئی وغیرہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ، منظور شاہ صاحب آپ کا وقت ختم ہو چکا ہے لیکن آپ conclude کر سکتے ہیں۔

سید منظور شاہ ، جناب سپیکر ! conclude صرف انہی سفارشات کے ساتھ کروں گا کہ سب سے پہلے کہ ہم لوگ aid لینا چھوڑ دیں یو ایس اے سے ہو جس بنیاد پر بھی ہو خدارا یہ جھولی پھیلانا چھوڑ دیں جھولی پھیلانے پر ذرا کنٹرول کیا جائے جب ہمارے منسٹرز امریکا جاتے ہیں ایک دن کا پندرہ لاکھ پاکستانی روپے ان کا خرچہ تو آتا ہے اس پر کنٹرول کیا جائے ۔ دوسری بات علماء سے اس پر بات کی جائے کیونکہ علماء کا ہولڈ جو ہے ساؤتھ وزیرستان نارتھ وزیرستان بلوچستان فاٹا ان سب میں ہے علماء سے جو policy making ہیں terrorism پر ہے تو نہیں مگر اب جب بنائیں گے تو اس پر پلیز علماء کو شامل کیا جائے اور دوسری بات مدرسہ ریفارمز ' کیونکہ دیکھا جائے تو یہ ساری چیزیں مدرسوں سے نکلتی ہیں تو مدرسہ ریفارمز تھوڑے سے لائے جائیں اور مدرسوں میں ہمارے پاس کمپیوٹر سسٹم ہونا چاہیے مغرب کی تعلیم کے بارے میں ان کو اجاگر کرنا چاہیے ۔ مدرسہ ریفارمز اور آخری بات جو سب سے ضروری ہے وہ یو ایس آرمی کو یہاں سے expel کیا جائے must be expelled.

جناب ڈپٹی سپیکر ، بہت بہت شکریہ ۔ جناب اویس بن لائق صاحب

جناب اویس بن لائق ، شکریہ جناب سپیکر ! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ حکومتی جماعت کی طرف سے بہت زبردست ریزولوشن آئی ہے میں جن دو پہلوؤں پر بات کرنا چاہوں گا اس ریزولوشن پر ایک تو national dignity ہے اور دوسری current confusion ہے ۔ سب سے پہلے تو ہمیں یہ پتہ کرنا پڑے گا کہ کیا یہ جو جنگ ہم لڑ رہے ہیں is this our war یا یہ باہر

سے ہمارے اوپر مسلط کی گئی ہے۔ پھر ہمیں یہ پتہ کرنا پڑے گا کہ کیا ملٹری ایکشن ہی اس کا حل ہے ۔ جناب سپیکر! میں آپ کو ایک قصہ سناؤں کہ میرے رشتہ دار بڑے پریشان تھے تو میں نے پوچھا کیا ہو گیا بھائی ' تو ان کا جو بیٹا تھا وہ فوج میں تھا اور وزیرستان ان کی پوسٹنگ ہوگئی تھی تو پورے گھر والے پریشان تھے تو اگر پاکستان افواج کی کسی کو capability پر شک ہے تو جا کر اگر بھارت سے پوچھا جائے تو پورا بھارت پاکستان کی فوج کی دہشت سے ہلتا ہے لیکن جو ایک مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ ہماری فوج خود بیچاری پریشان ہے اور ایک psychological trauma کے through گزر رہی ہے کیونکہ اسے خود نہیں پتہ کہ وہ جن لوگوں کو مار رہے ہیں وہ کیا ان کے اپنے ہیں یا یہ کوئی باہر کے لوگ ہیں جو دہشت گردی کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے جو کام ہے وہ یہ ہے کہ ہمیں پتہ چلنا چاہیے کہ ہم کس کی جنگ لڑ رہے ہیں اور جو national dignity کا مسئلہ ہے وہ میرا خیال ہے اسی طرح حل ہو سکتا ہے جس طرح ہمارے انفارمیشن منسٹر حنان علی عباسی نے کہا کہ سب سے پہلے ریفرنڈم کرایا جائے تاکہ پوری عوام کو پتہ چلے کہ پاکستان کی عوام کیا چاہتی ہے اور پھر decision لیا جائے اور اس حساب سے war on terror کی پالیسی بنائی جائے شکریہ۔

.... fd. by 3AFEB05